

قرآن وحدیث کی روشنی میں اسلامی معاشرے کے خصائل کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of the Characteristics of Islamic Society in the light of Quran-o-Sunnah

Salman Hashim

Research Scholar, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi.

Email: salmanhashim274@gmail.com

Dr. Muhammad Atif Aftab

Head of Department Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi.

Email: atif.aftab@hamdard.edu.pk

Nizam-ud-Din

Research Scholar, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi.

Email: nizamdinroonjha@gmail.com

Received on: 16-07-2023

Accepted on: 20-08-2023

Abstract

The fundamentals of Islamic civilization are drawn from the Quran and Sunnah (the sayings and deeds of the Prophet Muhammad, peace be upon him). According to these important sources, this research article tries to give a succinct overview of the essential traits that characterize Islamic society. Islam's sacred book, the Quran, is the main source of instruction for Muslims in all facets of daily life. It places a strong accentuation on the value of monotheism (Tawhid), justice, compassion, and moral conduct. The cornerstones of an Islamic society are these values. The Quran encourages Muslims to worship only Allah, which strengthens the sense of community and purpose in the Muslim community. Justice (Adl) is also given a lot of attention in the Quran. Islamic society is required to uphold justice in all of its manifestations, including in the legal system, interpersonal relationships, and business transactions. Regardless of their backgrounds or socioeconomic standing, all members of society are treated fairly and equally under the Quranic idea of justice. The Sunnah is a supplement to the Quran, offering real-world examples from the life of Prophet Muhammad as a role model for Muslims to adopt. His integrity, fairness, and concern for others serve as an example for everyone in Islamic society. These characteristics serve as the foundation for moral behavior and positive interpersonal interactions within the community. Islamic culture is distinguished by a strong sense of ummah (community). The Quran promotes a feeling of brotherhood and sisterhood among its followers by encouraging cooperation and mutual assistance. Muslims are urged to lend a hand to one another, especially when they are in need, fostering the

idea of a close-knit community. The significance of education in Islamic civilization is also discussed in the study because of how highly valued knowledge and learning are there. As a reflection of the intellectual curiosity that should be fostered in an Islamic community, the Quran encourages the study of knowledge and wisdom. This scholarly review highlights the key traits of an Islamic civilization as described in the Quran and Sunnah in its conclusion. Monotheism, justice, compassion, moral conduct, a sense of community, and knowledge are a few of these. Building a robust and peaceful Islamic community that represents the teachings of Islam and the example of Prophet Muhammad depends on comprehending and upholding these values. The improvement of Islamic societies and the wider world can result from further research and use of these qualities.

Keywords: Islamic society, monotheism, justice, socioeconomic, moral behavior,

تعارف:

قرآن مجید فرقان حمید رب تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ اس کی تعلیمات آفاقی اور ہمہ گیر ہونے قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ ساتھ زمان و مکاں کی قیود سے بھی آزاد ہیں اسی لیے قرآن کریم نے **يَا أَيُّهَا النَّاسُ** کے الفاظ استعمال کر کے قیامت تک آنے والے انسانوں کو مخاطب کیا ہے اور جا بجا طور پر مختلف مقامات پر تخلیق کائنات اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارے میں غور و فکر کی نہ صرف دعوت دی ہے بلکہ اس کو اس درجہ اہمیت دی ہے کہ اس کو قبول کرنا بندگی تقاضوں میں شامل ہے۔ کارخانہ قدرت کے متعلق غور و فکر میں سب سے اولین درجہ کا حقدار انسان کی اپنی ذات ہے جس کو پیدا کرنے والا خود بڑے فخر سے اس بات کا اعلان فرما رہا ہے:

”لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ“¹

”ترجمہ: تحقیق ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھالا ہے۔“

رحمن نے انسان کو پیار و محبت سے اور ایک بہترین تخلیق کے طور پر اس دنیا میں تمام مخلوقات میں سے شرف عطا کیا تاکہ وہ دنیا میں جا کر منشاء رحمن کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں اور وقفاً وقفاً رحمن نے اپنے محبوب ترین بندوں کا انتخاب کر کے اس دنیا میں مبعوث کیا کہ وہ بنی نوع انسان اس کی منشاء کے مطابق اپنی زندگی بسر کر سکے اور آخر میں ہمارے آقاء حضرت محمد ﷺ آئے آپ ﷺ نے پوری دنیا کے سامنے ایک مثال قائم کر دی آپ ﷺ کے بعد اور ناپہلے اس طرح کی مثال کبھی نہیں پائی گئی۔

فرمان باری تعالیٰ ہے کہ:

”قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۚ رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ“²

”ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف یاد دہانی کرانے والا رسول ﷺ بھیجا جو تمہارے سامنے اللہ کی واضح آیات کی تلاوت کرتا ہے تاکہ ان کے ذریعہ سے ایمان اور اعمال صالحہ والے افراد کو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لایا جائے۔“

نیز آپ ﷺ نے ایک ایسا مثالی معاشرہ قائم کر کے دکھایا جو رہتی دنیا کے لئے زندہ جاویدہ مثال کی مانند ہے، اور عصر حاضر کے مسلم معاشرے پے نظر ڈھرائی جائے تو مسلم معاشرے کے جو مسائل ہو رہے ہیں جو دل گرفتہ اور پستی کا شکار ہے جس میں تہذیبوں کا تصادم ہو رہا ہے جس کی وجہ سے مسلم معاشرے کی بنیادیں کمزور ہوتی چلی جا رہی ہے جس کی وجہ سے مسلم معاشرے کے خصوصیات اوصاف لوگوں کی نظر میں اوجھل ہوتی رہی ہے اس دور کے انداپنی فکری تشخص کو معاشرتی بنیادوں پر کام کرنے کے لئے اشد ضرورت ہے، اور اس بگڑے ہوئے معاشرے کو از سرے نوع اسلامی معاشرے کے مطابق ممتاز کرنے کے لئے انسانی شخصیت کی نشوونما اور حیاتی پہلو، عمرانی، عمرانی ثقافتی پہلو، نفساتی پہلو، انفسی پہلو، ماورائی پہلو، روحانی پہلو، اخلاقی پہلو میں انضمام کرنے کے لئے اشد ضرورت ہے۔

معاشرے کا معنی و مفہوم:

معاشرہ عربی زبان کا لفظ ہے جو باب مفاعله سے مصدر ہے۔ باب مفاعله کا خلاصہ ہے کہ میں اس فریقین کا باہم کسی فعل میں شریک ہونا ہے۔ مثلاً ”العشرة“ (”شہباء المخالطة“) یقال (”عاشرة وتعاشر و او عشر و“) ”تخالطوا“³ ”العشرة“ یعنی جماعت ہے جس سے مراد باہم میل جول ہے، کہا جاتا ہے کہ عاشر و معاشرۃ اس کے ساتھ باہم میل جول رکھنا، وتعاشر و (وہ باہم مل جل کر رہے) و اعشر و (وہ گل مل گئے) تخالطوا (انہوں نے آپس میں میل جول رکھا)۔

عشیرۃ کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ محمد بن احمد النصارى قرطبی لکھتے ہیں کہ: ”وہی الجماعة التي ترجع الى عقد واحد كعقد العشرة فما زد منه المعاشرة وہی الاجتماع على الشی“⁴ یعنی عشیرۃ بمعنی جماعت ہے اور اسی سے لفظ معاشرہ ہے جس کے معنی ہیں کسی چیز پر جمع ہونا ہے۔ اور علامہ المصطفوی نے لفظ ”عشیرۃ الصدق“ میں مصاحبة الاعداد والستعة واض اختلاف طها و امتزاجها، فان فیہ جماع الاعداد و شمولاً و علی البدل“⁵ ”کیونکہ عشرہ نواعداد کے اکٹھے ہونے اور باہمی میل جول اور ہر ایک کی حیثیت پر صادق آتا ہے کیوں کہ اس میں اعداد کا اجتماعی ہے اور شامل ہونے کے اعتبار سے یا بدل ہونے کے اعتبار سے۔“

اردو زبان میں یہ لفظ ایسی معنی میں مستعمل ہے۔ اور معاشرے کے لیے لفظ سماج جب کہ انگریزی میں سوسائٹی بولا جاتا ہے۔ سماج یعنی جماعتی زندگی جس میں ہر شخص کے رہنے سہنے، اپنی ترقی اور فلاح و بہود کے لیے دوسروں سے واسطہ پڑتا ہے۔⁶ لگش ڈکشنری میں (Society) معاشرہ کی تعریف۔

1: "Association of Person with common interest, aim Principle etc".

2: "State of living in association with other Individuals, Customs and Organization of ordered community any social community".⁷

اسلامی معاشرے سے مراد ایک ایسا معاشرہ ہوتا ہے جہاں انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام شعبوں میں اسلامی عقائد و نظریات اور اسلامی روایات کو بالادستی حاصل ہو جہاں زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام کی روح رواں ہو۔ یہ معاشرہ آپ ﷺ کے فرمان کا عکاسی ہوتا ہے۔ ”المؤمنین کالبنیان یشد بعضہ بعضاً“ یعنی ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے لیے مثل عمارت کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے

کو مضبوط بنانا ہے۔

معاشرہ قرآنی ایت کی روشنی میں:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ⁸

ترجمہ: ”اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر سکو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو، یقین رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز سے باخبر ہے۔“

یعنی رب تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے بندوں کو ایک مرد و عورت سے پیدا کیا یعنی معاشرے کی بنیاد فرد سے ہے اور رحمن نے معاشرے کا وجود مرد و عورت سے تعمیر کیا اور فرمایا کہ ان افراد کو مختلف قوموں خاندانوں اور قبیلوں میں منقسم کیا، تاکہ وہ افراد اپنی شناخت کر سکیں، خاندان و قبائل کے طور پر پہچانے جاسکیں کہ کون سا خاندان اللہ کے نزدیک محبوب ترین ہے، جو اپنی پوری زندگی رب تعالیٰ کی منشاء کے مطابق بے غرضی کے ساتھ گزاریں یعنی رحمن نے قرآن میں جا بجا ارشاد فرمایا اس راستے کے بارے میں جس کی کڑی ان سے جا کر ملتی ہے، یعنی حزب اللہ یہ وہی راستہ جس پر انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین نے بے غرضی کے ساتھ اپنی حیات مبارکہ گزاری بے شک اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے وہ ہی خالق و مالک ہے۔

”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ“⁹

”ترجمہ: اللہ ہی وہ ذات ہے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے غالب فرمادیں ادیان پر اگرچہ بات مشرکوں کو ناپسند ہو۔“

نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ دین حق کی وارث بھی ہے اور اس امانت کی ذمیدار بھی ہے۔ زندگی کے ان سب پہلو جیسے اصلاح طلب خاصیت، اصلاح پذیری کا تصور، نصب العین متعین ہو، حصول نصب العین میں کامیابی کے یقین کی اساس مہیا ہو، وہ لائحہ عمل میسر آئے جو خاطر خواہ نتائج کی ضمانت رکھتا ہو، وہ لائحہ میسر آئے جو خاطر خواہ نتائج کی ضمانت رکھتا ہو، عمل کو پرکھنے کا معیار مہیا ہو، ایسا نمونہ کمال پیش نظر رہے جو جدوجہد کے قابل عمل اور نتیجہ خیز ہونے کا اعتماد برقرار رکھے۔ اور ایسا محرک فراہم کرے جو اس جدوجہد کے اہتمام کو پہنچنے تک انحراف نہ کرنے دے اور استقامت دلا دے۔ بحیثیت ہادی اعظم اور قائد انقلاب کے حضرت محمد ﷺ وہ نمونہ کمال ہیں جو ان تمام شرائط کو پورا کرتے ہیں جن سے ہمہ گیر انقلاب منسلک ہے۔ چنانچہ مدنی معاشرے بنانے میں کوہِ فاراں کے پہلے وعظ سے شروع ہونے والی مشکلات اور شعب ابی طالب میں محصور رہنے کی تکالیف، طائف میں تبلیغ کے دوران تکالیف اور ان تمام تکالیف و مشکلات کے مقابلے میں عزم و استقلال اور ہجرت کے بعد معاشرتی زندگی کے اخوات میں ڈھلنے اور معاشی پہلو اور معاشی تخلیقی جدوجہد کے خاتمے انفاق ایثار کے جذبے پر

ہماری نظر ہو اور معاہدہ عمرانی ہمارے سامنے ہو جس کے نتیجے میں میثاق مدینہ مرتب ہوا۔ جس کی بنیاد محمد ﷺ کی اطاعت تھی جس کے بغیر اللہ کی اطاعت متصور نہیں ہو سکتی۔ مدنی معاشرہ دین کے لئے ایمان اور اخلاق میں معاشرت معیشت میں سیاسی نظم و ضبط اور بین الاقوامی سطح پر غلبہ دین حق کے قیام میں بے مثال نمونہ کمال کی حیثیت محمد رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہیں۔ آپ ﷺ کی ۱۳ سالہ مکی زندگی ۱۰ سالہ مدنی اسلامی معاشرے کی بہترین آکاسی کرتی ہے اور آپ ﷺ نے ایک بہترین نصب العین اپنے قول، فعل، عمل سے کر کے دکھایا جو رہتی دنیا کے لئے زندہ جاویدہ مثل ہے۔

”خدا دل فطرت شناس عطا فر دے تو سکوت لالہ و گل سے کلام پیدا کرنے کی صلاحیتوں سے اذہان مستتر و تابندہ ہو جاتے ہیں۔ گروں سے ٹوٹے ہوئے تارے کو تدبر کی صنعت میسر آ جاتی ہے۔ اس کی خودی پروان چڑھتی ہے۔ خودی بیدار ہو جائے تو رب کائنات بندے سے پوچھتا ہے کہ بتا؟ تیری رضا کیا ہے؟ باد صبح گاہی بھی یہی پیغام لاتی ہے کہ خودی کے عارفوں کا مقام بادشاہی ہے۔ بشر کا یہ انفرادی رتبہ قابل تحسین ہے۔ ہر فرد و ملت کے مقدر کا ستارہ ہے۔ یہ بات فرد کی انفرادیت سے آگے بڑھتی ہے تو افراد کی اجتماعیت تک پہنچتی ہے۔ پھر اقوام کی تقدیر بھی افراد کے ہاتھوں میں آ جاتی ہے۔ انفرادی حیثیت سے اپنا عرفان پالینے والا، خودی کا سر نہاں پالینے والا اور راز درون حیات جان لینے والا، بیداری کائنات کے شعور سے مالا مال ہو جانے والا، انفرادیت سے اجتماعیت کی طرف رواں دواں ہو کر خودی کی لذت سے سرفراز ہو جاتا ہے اور ملت کی تشکیل و توسیع کے لیے کردار ادا کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیتا ہے۔“¹⁰

”خلیفہ کی شراعت میں عاقل بالغ آزاد مرد شجاع، ذہیوش اور گویا ہونا اور ان لوگوں میں سے ہونا شرط ہے کہ لوگ اسکی اور اسکی قوم کی شرافت ماننے ہوں اور اسکی فرمانبرداری سے عار نہ کرتے ہوں اور یہ بات جانتے ہوں کہ سایاست میں یہ حق کا اتباع کریگا“¹¹

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب ”حجۃ اللہ البالغہ“ میں خلافت کے بیان میں خلیفہ وقت کی شرائط بیان کرتے رقمطراز ہیں کہ اگر ان شرائط کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ والیہ وسلم کی حیات مبارکہ پر نظر لگائی جائے آپ ﷺ جیسا مرد مجاہد ناکسی ماں نے جنا اور ناکبھی پیدا ہوا آپ صلی اللہ علیہ والیہ وسلم کی شرافت، زکاوت، فہم و فراست، شجاعت، بے مثل اور حسب و نسب اعلیٰ اور نسب اعلیٰ کی قدرو منزلت بے مثل ہونے کے ساتھ قوی اور مرتبے والے تھے۔ جس کی بنیاد پر آپ صلی اللہ علیہ والیہ وسلم نے حکم خداوندی پر فرد، افراد، جماعت، قبیلہ اور ایک اسلامی معاشرہ تشکیل دیا جس کی مثل ہمیں خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے علی اعلان فرمایا کیا میں نے تم تک اپنا دین پہنچا دیا فرمایا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے پورا حق ادا کر دیا۔

”انسانی حقوق کی حقیقی تاریخ یعنی خطبہ حجۃ الوداع کو نافذ عمل کر کے اصلاحی معاشرے کا قیام عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ اور یہ نبی ﷺ کا آخری خطبہ افضل و اعلیٰ معاشرتی اقدار کا بہترین نمونہ ہے اور جس میں ہر انسان کی جان، مال، عزت و آبرو کی حفاظت کی گیرائی دی گئی ہے۔ جس میں مرد و عورت کی زمینداری اور منہج کا تعین کر دیا گیا ہے۔ معاشرتی اخلاقی اقدار اسی صورت بہترین ہو سکتی ہے، جب ہر شخص میں احساس ذمہ داری کا شعور روشن ہو۔ اشخاص معاشرے کی تربیت بین راہ میں حائل مشکلات کا سد باب کرنا اس ضمن کی اہم ضرورت ہے۔ اگر

ارباب چاہتے ہیں کہ معاشرہ انارکی، تباہی، بربادی و افرا تفری سے بچ جائیں اور ملت اسلامیہ و پاکستانی معاشرہ اصلاح کی راہ کی طرف گامزن ہو تو افرا د معاشرہ کی تربیت اسلامی منہج اور سیرت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں کرنا لازم ہے۔“¹²

اسلامی معاشرے کا خاکہ:

اسلامی معاشرے میں نسل، قومیت، مقامیت، قبضے بادشاہی، یا خصوصی دلچسپی پر مبنی نہیں ہے۔ یہ توحید (خدا کی وحدانیت پر عقیدہ) ہے جو انسان کے خدا کی مرضی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے، اس کے قانون کی اطاعت، اور اس کے مقصد سے وابستگی سے ظاہر ہوتی ہے جو اس کی بنیاد ہے۔ لہذا، اسلامی معاشرہ وہ ہے جسے اسلام نے پرورش اور پرورش بخشی ہے اور اس کا ایک تاریخی مشن ہے جو ذات پات کی طبعی حدود، اور جغرافیائی محل وقوع سے بالاتر ہے اور محض بقا، سراسر طاقت، افزائش نسل یا جسمانی تسلسل سے بالاتر ہے۔ یہ قرآن میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے:

"تم میں سے کوئی ایسی جماعت یا امت ہو، جو خیر کی وکالت کرے، صحیح کا مطالبہ کرے اور غلط کو مٹائے۔ وہ واقعی کامیاب ہیں۔" (3:104) لہذا انفرادی اور معاشرتی دونوں سطحوں پر صالح زندگی کو ظاہر کرنے کے تاریخی کردار کی وجہ سے اسلامی معاشرہ پوری انسانیت کے لیے ایک نمونہ معاشرہ تصور کیا جاسکتا ہے۔ اسلام معاشرے کو ایک نامیاتی ہستی کے طور پر دیکھتا ہے جس میں سماجی تعلقات کے نیٹ ورک کے نمونے مختلف طبقات کے مفادات کی مخالفت، جھگڑے اور تصادم سے پاک ہیں۔ یہ مذہبی اصولوں اور اداروں کے ذریعے مختلف عناصر کو ایک فرد یا امت میں ضم کرتا ہے جس کا مقصد ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینا ہے، جو اپنی مجموعی طور پر اور انفرادی ارکان کے دل میں توحید اور عقیدہ کی عکاسی کرتا ہو۔ بنی نوع انسان کی زندگی میں الہی کنویں کے کام کی وضاحت کرتا ہے (نصر 1994)۔¹³

اور تاریخی روح سے انقلاب نبوی ﷺ ایسا انقلاب تھا جو بقیہ آنے والے جدید انقلابات کے لیے ایک مثل ہے اور انقلاب نبوی ﷺ یا اسلامی معاشرے سے نظام زندگی کا ہر گوشہ بدل گیا اور تمام اجتماعی زندگی کے تمام پہلوں میں انقلاب آگیا، یعنی معاشرتی، سماجی، سیاسی، عدالتی، دستوری اور آئینی الغرض وہ تمام شعبے یکسر بدل گئے انسانی اجتماعات سے متعلق اور ایسی طرح انفرادی زندگی بھی پورے طور پر آپ ﷺ کی رفاقت سے بدل گئی چنانچہ اخلاق، عقائد صبح و شام کے معلومات اور رہن سہن کے طور طریقے بدل گئے۔ انقلاب اسلامی کے بعد دنیا عالم میں دو انقلاب نمودار ہوئے، پہلا انقلاب فرانس اس انقلاب کے بعد ملوکیت کے دور کا خاتمہ ہوا اور جمہوریت آغاز کا دور ہوا دوسرا دور انقلاب روس یعنی بالشیویک انقلاب، شروع ہوا میں اس انقلاب کے تحت انفرادی ملکیت کی نفی کی گئی الغرض ایک انقلاب سیاسی دوسرا معاشی سطح پر وجود میں آئے اور یہ انقلاب فقط اپنے ملک و ملت تک ہی محدود رہے اور انقلاب نبوی ﷺ کو دیکھا جائے تو آپ ﷺ محض جزیرہ عرب کے لیے نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے مبعوث کیے گئے اور آپ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں بین الاقوامی مرحلے کا آغاز فرمایا۔

آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں جو معاشرہ وجود میں آیا اس کو عملی جامہ پہنایا اور ہجرت کے بعد سیاسی طاقت حاصل کر کے جس نے ریاست

مدینہ کی شکل اختیار کی، اور اس کی بنا قرآن وحدیث کی تعلیمات پر رکھی گئی اور ریاست مدینہ کی امتیازی خصوصیات اسے ہر دور کے نظام سے متمیز کرتی ہے۔

۱: اسلامی ریاست میں قانون خداوندی کی بالاتری کیونکہ حاکمیت فقط رب تعالیٰ کی ہے، کیونکہ وہی ہمارا خالق و مالک و رازق ہیں، پوری دنیا کا حاکم و داتا وہی مولا ہے اور ہم کو قانون خداوندی کے تحت کی کام کرنا چاہیے اہل ایمان کی حکومت صرف خلافت ہے اور جس کا اصلی ماخذ کتاب وسنت ہے۔ ارشاد بنوی ﷺ: ”یکم

”علیکم بکتاب اللہ احلو احلالہ وحر مو احر امہ“ (مسند احمد: ۹۰۷)

”یعنی تم پر لازم کرو اور جیسے اس نے حرام کیا ہے اسے حرام کرو“۔

”ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوہا وحرم حرمت فلا تنتکھوہا وحدود فلا تعتدوہا وسکت عن اشیاء من

نسیان فلا تبحثو عنہا“¹⁴

”یعنی اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں، انھیں ضائع نہ کرو۔ کچھ حریمت مقرر کی ہیں انھیں نہ توڑو۔ کچھ حدود مقرر کی ہیں، ان سے تجاوز نہ کرو۔ اور کچھ چیزوں کے بارے میں سکوت فرمایا ہے بغیر اس کے کہ اسے نسیان لاحق ہو، ان کی کھوج میں نہ پڑو“۔

”من اقتدی بکتاب اللہ لایضل فی الدنیا ولایشفی فی الاخیرہ“¹⁵

”جس نے کتاب اللہ کی پیروی کی وہ نہ دنیا میں گمراہ ہوگا نہ آخرت میں بدبخت“

”ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتہم بہما کتاب اللہ وسنتہ رسولہ“¹⁶

”میں نے تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑی ہیں جنہیں اگر تم تھامے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت“

دنیا عالم میں کتنے معاشرے بنے اور بکھر گئے تا دیر انکا قیام ممکن نہا ہو سکا کیونکہ انکی بنیاد ہی خد غرضی پر تھی اور خد غرضی پر بنائے گئے معاشرے عوام کی فلاح وبہود کے لیے نہیں ہوا کرتے بلکہ اپنی خواہشات کی تکمیل کیلئے بنائے جاتے ہیں مذکورہ حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے دو چیزوں کے بارے میں فرمایا کوئی شخص انکو مضبوطی سے تھامے رکھے وہ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔ یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے اول کنجی یہ ہی ہے انکے بغیر بے غرضی کی بنیاد پر اسلامی معاشرے کا قیام ممکن نہیں ہو سکتا۔

۲: دوسری چیز جس پر مدینہ کی بنیاد رکھی گئی ”عدل بین الناس“ یعنی قرآن وسنت کا دیا ہوا قانون سب کے لئے یکساں ہے اس معاشرے میں بسنے والے عزیز سے لے کر امیر تر کے لئے یکساں قانون ہے۔

”أَمَرْتُ لَأَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ُ“ (الشوری: ۱۵)

”یعنی مجھے حکم دیا گیا کہ تمہارے درمیان عدل کرو“۔

”انما هلك من كان قبلکم انہم كانوا یقیمون الحد علی الوضیع ویترکون الشریف، والذی نفس محمد بیدہ لو ان فاطمہ

(بنت محمد) فعلت ذالک لقطعیت یدھا¹⁷

”تم سے پہلے جو امتیں گزری ہیں وہ اسی لیے توبہ ہوئیں ہیں کہ وہ لوگ کم تر درجے کے مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دیتے تھے اور اونچے درجے والوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر محمد ﷺ کی اپنی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”رأیت رسول اللہ علیہ وسلم یقید من نفسه“¹⁸

”میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو اپنی ذات سے بدلہ دیتے دیکھا ہے“

عدل بین الناس ہر ریاست میں اہمیت کی حامل ہوتی ہے کسی بھی معاشرے میں بہترین خصائل میں سے ایک عدل بین الناس ہے جس کے تحت معاشرے میں امن وامان اور نظم و ضبط برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے اس کے نہ ہونے سے معاشرے میں انار کی وافر افزائش ہوتی ہے جیسے پاپائیت کے معاشرے میں امیر و غریب کے درمیان عدل و انصاف کا ناہونا امیر کی غلطیوں کو درگزر کرنا اور غریب پر اپنا گہر لاگو کرنا جس کے برعکس اسلامی معاشرے کی طرف کی نظر کی جائے وہاں شاہ و گدا کے لیے یکساں قانون حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”اگر میری اپنی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا“ اور یہی اسلامی معاشرے کا حسن ہے ہر فرد کے ساتھ عدل و انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے یہ ہمیں نظیر باقی کسی معاشروں میں نہیں ملتی۔

۳: اور اسلامی ریاست کا تیسرا قاعدہ مساوات بین المسلمین قرار دیا گیا، یعنی ریاست اسلامی میں تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں ناکسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر فوقیت ہے اور ناعربی کو عجمی پر۔ فرمان باری تعالیٰ

”يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

عَلِيمٌ خَبِيرٌ“ (الحجرات: ۱۳)

ترجمہ: ”اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر سکو اور حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو، یقین رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز سے باخبر ہے۔“

”ان الله لا ينظر الى صوركم واماوالكم ولكن ينظر الى قلوبكم واعمالكم“¹⁹

”اللہ تمہاری صورتیں اور تمہارے مال نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دل اور تمہارے اعمال دیکھتا ہے“

”المسلمون اخوة لافضل لاحد على احد الا بالتقوى“²⁰

”مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں مگر تقویٰ کی بنا پر۔“

”من اشهد ان الا اله الا الله واستقبل قبلتنا اصلى صلوتنا واكل ذبيحتنا فهو المسلم له مال المسلم وعليه ما على

المسلم“²¹

”جس نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور ہمارے قبیلے کی طرف رخ کیا، اور ہماری طرح نماز پڑھی، اور ہمارا ذبیحہ کھایا، وہ مسلمان ہے۔ اس کے حقوق وہی ہیں جو مسلمان کے حقوق ہیں اس پر فرائض وہی ہیں جو مسلمان کے ہیں۔“
ایک اور جگہ فرمایا لوگو: ”سن لو، تمہارا رب ایک ہے۔ عربی کو عجمی پر یا عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں، نہ کالے کو گورے پر یا گورے کو کالے پر کوئی فضیلت ہے، مگر تقویٰ کے لحاظ سے“²²

”المؤمنون تتكافأ دما وهم، وهم يد على من سواهم، ويسعى بذمتهم ادناهم“²³

”مؤمنوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں، وہ دوسروں کے مقابلے میں ایک ہیں، اور ان کا ایک ادنیٰ بھی ان کی طرف سے ذمہ لے سکتا ہے۔“

افراد اسلامی کی ایک خصلت مساوات بین المسلمین جب کوئی شخص ان تربیت یافتہ افراد کے سنگ ہو گیا پھر وہ کسی بھی قوم کا ہو کسی نسل کا فرد ہو یا کسی بھی قبیلے و خاندان کا فرد ہو چاہیے وہ کالا ہو یا گورا ہو عربی ہو یا عجمی ہو وہ سب کے سب ایک کشتی کے شاہ سوار کہلائے یعنی بھائی بھائی اور یہی مثل ہمیں اسلامی معاشرے میں ملتی ہے بلال حبشی جماعت المسلمین میں شامل ہونے کے بعد سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کہلائے اس کے برعکس اسلامی معاشرے کی زندہ جاویدہ مثال ہمیں ہجرت مدینہ کے موقعہ پہ ملتی ہے جس میں انصار نے مہاجرین کو اپنی ملکیت کا آدھا حصہ دیا اس علاوہ ایک انصاری صحابی رسول ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ میری دوزوج ہیں ان میں کسی ایک کا انتخاب کریں میں اس کو اس طلاق دے دو گا پھر آپ اس سے نکاح کیجئے اور ان ہی تربیت یافتہ افراد کی وجہ سے اسلامی معاشرے کا قیام پزیر ہوا۔

۴: چوتھا قاعدہ حکومت کی ذمہ داری و جواب دہی یعنی خلافت اور اس کے اختیارات اور اموال، خدا اور اس مسلمانوں کی امانت ہیں جنہیں خدا ترس، ایمان دار اور عادل لوگوں کے سپرد کیا جانا چاہیے اور کسی شخص کو اپنی خواہشات اور نفسانی اعراض کے لئے صرف کرنے کا حق نہیں ہے۔ اور جن کے سپرد امانت کی ہو وہ رب تعالیٰ کے سامنے جواب دے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ

كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا“ (النساء: ۵۸)

ترجمہ: ”اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔ اللہ تمہیں اچھی نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”الا كلکم راع وكلکم مسئول عن رعیتہ فالامام الاعظم الذی علی الناس راع وهو مسئول عن رعیتہ“²⁴

”خبردار ہو، تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔ اور مسلمانوں کو سب سے بڑا سردار جو سب پر حکمران ہو وہ بھی راعی ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ“

”مأمن وال یلی رعیۃ من المسلمین فی موت وھو غاش لھم الا حرم اللہ علیہ الجنۃ“²⁵

”کوئی حکمران، جو مسلمانوں میں سے کسی رعیت کے معاملات کا سربراہ ہو، اگر اس حالت میں مرے کہ وہ ان کے ساتھ دھوکا اور خیانت کرنے والا تھا، تو اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا“

”مأمن امیر بلی امر المسلمین ثم لا یجھد لھم ولا ینصح الا لمد یدخل معھم فی الجنۃ“²⁶

”کوئی حاکم جو مسلمانوں کی حکومت کا کوئی منصب سنبھالے پھر اس کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لیے جان نہ لڑالے اور خلوص کے ساتھ کام نہ کرے وہ مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا“

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

”من یکن امیر افانہ من اطول الناس حساباً واغلظہ عذاباً، ومن لا یكون امیر افانہ من ایسر الناس حساباً واهونہ عذاباً

لان الامراء اقرب الناس من ظلم المؤمنین ومن یظلم المؤمنین فانما یمحقر اللہ“²⁷

”جو شخص حکمران ہو اس کو سب سے زیادہ بھاری حساب دینا ہوگا اور سب سے زیادہ سخت عذاب کے تحکمرے میں مبتلا ہوگا، اور جو حکمران نہ ہو اس کو ہلکا عذاب دینا ہوگا اور اس کے لیے ہلکے عذاب کا خطرہ ہے، کیونکہ حکام کے لیے سب سے بڑھ کر اس بات کے مواقع ہیں کہ ان کے ہاتھوں مسلمانوں پر ظلم ہو، اور جو مسلمانوں پر ظلم کرے وہ خدا سے غداری کرتا ہے۔“

جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

”لوھلک حمل من ولد الضان ضیاعاً بشاطیغ الفرات خشیت ان یسأ لہی اللہ“²⁸

”کہ اگر دریاے فرات کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھی ضائع ہو جائے تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ اللہ مجھ سے باز پرس کرے گا۔“

۵: اگلا قاعدہ شوریٰ کا یعنی اسلامی ریاست میں سربراہ ریاست ہو یا معاملات ریاست ہو مشورے سے مقرر کیا جائے۔ جیسے ارشاد بانی ہیکہ

”وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ“ (الشوریٰ: ۳۸)

”ترجمہ: اور مسلمانوں کے معاملات باہمی مشورے سے چلتے ہیں۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ ﷺ کے بعد ہمیں کوئی ایسا معاملہ پیش آئے جس کے متعلق نہ قرآن میں کوئی حکم ہو اور نہ آپ ﷺ سے ہم نے کچھ سنا ہو تو ہم کیا کریں؟ فرمایا:

”شاور وافیہ الفقہاء والعابدین ولا تمضوا فیہ برای خاصۃ“²⁹

”اس معاملے میں دین کی سمجھ رکھنے والے عابد لوگوں سے مشہورہ کرو اور کسی خاص شخص کی رائے پر فیصلہ نہ کر ڈالو۔“
حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”من دعا الى امارة نفسه او غير مشورة من المسلمين فلا يحل لكم ان لا تقتلوا“³⁰
”جو شخص مسلمانوں کے مشورے کے بغیر اپنی یا کسی اور شخص کی امارت کے لیے دعوت دے تو تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ اسے قتل نہ کرو“

ارشاد ابن خطاب رضی اللہ عنہ ”(لا خلافة الا عن مشورة“ ترجمہ: مشورے کے بغیر کوئی خلافت نہیں“³¹
۶: پھر اس کے بعد چھٹا قاعدہ اطاعت فی المعروف یعنی اطاعت امیر جو ریاست اسلامیہ کا ہو اور بشرط وہ امیر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا اطاعت گزار ہو۔

”وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ“ (الممتحنہ: ۱۲)

”اور یہ کہ وہ کسی امر معروف میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی“

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

”السمع والطاعة على الهراء المسلم فيما احب او كره ما لم يومر بمعصية فاذا امر بمعصية فلا سمع طاعة“³²
”ایک مسلمان پر اپنے امیر کی سمع و طاعت فرض ہے اس کا حکم اسے پسند ہو یا ناپسند، تاوقتیکہ اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے۔ اور جب معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر کوئی سمع و طاعت نہیں۔“

”لا طاعة في معصية الله انما الطاعة في المعروف“³³

”اللہ کی نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت صرف معروف میں ہے۔“

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اطيعوني ما اطعت الله ورسوله فاذا عصيت الله ورسوله فلا طاعة لي عليكم“³⁴

ترجمہ: ”میری اطاعت کرو جب میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہوں اور جب میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کروں تو میری نافرمانی کروں تو میری کوئی اطاعت تم پر نہیں ہے۔“

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں اعلان فرمایا:

”ما امرتكم به من طاعة الله فحق عليكم طاعتي فيما احببتم وما كرهتم وما امرتكم به من معصية الله فلا طاعة لاحد

في المعصية، الطاعة في المعروف، الطاعة في المعروف، الطاعة في المعروف“³⁵

”میں اللہ کی فرماں برداری کرتے ہوئے تم کو جو حکم دوں، اس کی اطاعت تم پر فرض ہے، خواہ وہ حکم تمہیں پسند ہو یا ناپسند۔ اور جو حکم میں تمہیں اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے دوں تو معصیت میں کسی کے لیے اطاعت نہیں۔ اطاعت صرف معروف میں ہے، اطاعت صرف معروف میں ہے، اطاعت صرف معروف میں ہے۔“

۷: اگلا قاعدہ کہ ریاست اسلامیہ کا مقصد وجود کہ یعنی اسلامی معاشرت کو فطرت خداوندی کے عین مطابق جوں کا توں قائم کرے اور اسلامی زندگی معیار اخلاق کے مطابق بھلائیوں کو فروغ دے اور برائیوں کو مٹائے۔

”الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَآمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ“ (الحج: ۴۱)

ترجمہ: ”یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور وہ زکوٰۃ دیں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور بدی سے روکیں گے۔“

”كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ“ (آل عمران: ۱۱۰)

ترجمہ: ”تم وہ بہترین امت ہو جیسے لوگوں (کی اصلاح و ہدایت) کے لیے نکالا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔“

اسلامی معاشرے کی اساس ان قرآنی تعلیمات اور اصول و ضوابط پر قائم ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انسان کی رشد و ہدایت کے لئے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی انسانی طبائع و تقاضائے سے مکمل طور پر واقف ہے اس لئے اللہ رب العزت کی نازل کردہ تعلیمات میں جامعیت بھی ہے اور استحکام بھی۔ اب یہ تعلیمات قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے منازل نور ہیں۔ تشکیل معاشرہ کی اسلامی بنیاد جن پر ایک مثالی اور رفائی معاشرہ قائم ہوتا ہے وہ درج ذیل ہیں: 1: عقائد السلام 2: ایمان باللہ 3: ایمان بالرسالت 4: ایمان بالآخرۃ 5: اخوت و بھائی چارہ 6: خیر خواہی و ہمدردی 7: امر بالمعروف و نہی عن المنکر 8: حدود و تعزیرات۔³⁶

۸: قاعدہ اخیر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حق اور فرض اسلامی معاشرے میں نہ صرف ہر فرد کی زمینداری ہے بلکہ یہ اس کا فرض بھی ہے کہ وہ کلمہ حق کہے، نیکی اور بھلائی کی حمایت کرے، اور اسلامی معاشرے میں جہاں بھی غلط اور ناروا کام ہوتے نظر آئیں ان کو روکنے میں اپنی امکانی حد تک پوری کوشش صرف کر دے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہیکہ:

”وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“ (المائدہ: ۲)

ترجمہ: ”نیکی و تقویٰ میں تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی میں تعاون نہ کرو۔“

”الْمُفْقُونَ وَالْمُنْفِقُونَ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ“ ”وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ

بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ“ (التوبہ: ۶۷-۷۱)

”منافق مرد اور عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں، وہ برائی کا حکم دیتے اور بھلائی سے روکتے ہیں اور مؤمن مرد و عورتیں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں، وہ بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں“

قرآن کریم میں مؤمنوں کی امتیازی صفت کے بارے میں رب تعالیٰ نے فرمایا سیکہ:

”الْأَمْرُؤْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُؤْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَفِظُؤْنَ لِحُدُودِ اللَّهِ“ (التوبہ: ۱۱۲)

”نیکی کا حکم دینے والے، بدی سے منع کرنے والے اور اللہ کے حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں“

ارشاد نبوی ﷺ سیکہ:

”من رای منکم منکوا فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه و ذالک اضعف الایمان“³⁷

”تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے اسے چاہئے کہ اس کو ہاتھ سے بدل دے، اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان سے روکے، اگر ایسا نہ سکے تو دل سے برا (سمجھے اور روکنے کی خواہش رکھے) اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے“

”ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون مالا یفعلون ویفعلون مالا یومرون، فمن جاهدہم بیدہ فہو مؤمن، ومن جاهدہم

بلسانہ فہو مؤمن، ومن جاهدہم بقلبہ فہو مؤمن، ولیس وراء ذالک حبة خردال من الایمان“³⁸

”پھر ان کے بعد نالائق لوگ ان کی جگہ آئیں گے۔ کہیں گے وہ باتیں جو کریں گے نہیں، اور کریں گے وہ کام جن کا انھیں حکم نہیں دیا گیا ہے۔ پس جو ان کے خلاف ہاتھ سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے، اور جو ان کے خلاف زبان سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے، اور جو ان کے خلاف دل سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے، اور اس سے کم تر ایمان کا ذرہ برابر بھی کوئی درجہ نہیں ہے“

حوالہ جات

1. القرآن کریم،
2. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، دار طوق النجاة، بیروت، سن ۱۴۳۲ء،
3. البحر جانی، علی بن محمد، کتاب التعریقات، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول، ۱۹۸۳ء،
4. فیروز الدین، فیروز اللغات اردو جامع، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، بدون تاریخ،
5. محدث دہلوی، حضرت شاہ ولی اللہ، حجة الله البالغة، مترجم مولانا خلیل احمد، کتب خانہ شان اسلام، لاہور،
6. ابن خلدون، عبد الرحمن، مقدمہ تاریخ ابن خلدون، مترجم مولانا راغب رحمانی، نفیس اکیڈمی، کراچی،
7. فاروقی، ڈاکٹر برہان احمد، قرآن اور مسلمانوں کے ذمہ مسائل، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۲۰۱۴ء،
8. احمد، ڈاکٹر اسرار، منہج انقلاب نبوی ﷺ، مترجم شیخ جمیل الرحمن، مکتبہ خرام القرآن، لاہور، ۲۰۱۸ء،
9. اقبال، ڈاکٹر علامہ محمد، تجدید فکریات اسلام، مترجم ڈاکٹر عبدالحق، اقبال اکیڈمی، لاہور، ۲۰۲۱ء،

10. فاروقی، ڈاکٹر برہان احمد، منہاج القرآن، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۲۰۱۶ء
11. مودودی، سید ابوالاعلیٰ، خلافت و ملوکیت، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، اگست ۲۰۱۹ء
12. فلاحتی، ڈاکٹر عبداللہ فہد، اسلامی عمرانیات، القلم پبلی کیشنز، بارہمولہ کشمیر، اگست ۲۰۱۱ء
13. شاہد، ایس ایم، اسلامی اور جدید سیاسی و عمرانی افکار، ایور نیو بک پبلیش، لاہور
14. علوی، ڈاکٹر علوی، اسلام کا معاشرتی نظام، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور ۲۰۰۹ء
15. عشرت، ڈاکٹر وحید، فلسفہ عمرانیات، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۷ء
16. ندوی، مولانا عبداللہ حسنی، آداب معاشرت، مترجم محمد ارمان بدایونی ندوی، سید احمد شہید اکیڈمی، تکیہ کلاں، رائے بریلی، ۲۰۱۶ء
17. ندوی، حبیب الرحمن عتیق، اسلامی معاشرے کی تعمیر و تشکیل سورہ حجرات کی روشنی میں، ص ۲۶، شعبہ تحقیق و ریسرچ دارالعلوم امام ربانی، نیرل، ۲۰۲۰ء
18. اظہر، ڈاکٹر مولانا عبدالرشید، اسلامی نظام کی بنیادی اکائیاں، مکتبہ افکار اسلامی، ۲۰۱۶ء
19. مولانا سید الحق، اسلامی معاشرے کے لازمی خدوخال، القاسم اکیڈمی، اگست ۲۰۱۲ء
20. وزارت مزہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی حکومت پاکستان، اسلامی ریاست میں عوام الناس کو نظم و ضبط کا پابند بنانے کے طریقے تعلیمات بنوی علیہ السلام کی روشنی میں، اسلام آباد، ۱۳۳۸ھ ۲۰۱۶ء
21. اقبال، ڈاکٹر محمد عامر، اسلامی معاشرے کی تشکیل میں رموز بے خودی کے عناصر: تحقیقی مطالعہ، ص 180، شمارہ نمبر 15، جلد 1، معیار، اسلام آباد، 2023ء
22. چوہان، شازیہ، معاشرتی اصلاح کا اسلوب اور دائرہ کار نصوص شریعہ کے تناظر میں، ج 1، الابصار، اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور 2022ء
23. زمان، فخر، تشکیل اسلامی معاشرہ کی بنیاد، <https://nooremarfat.com/index.php/Noor-e-marfat/article/view/98/54>
24. Hussain, Dr. Manzoor, **The Islamic Concept of Society**, V 6, 1 March 2018
25. <https://www.researchgate.net/publication/330564215>
- Ansri, Dr. Fazul ur Rhman, **Islamic Intellectual Revival of the Modren Mind**, Mahdie kriel, 2015,

¹ التین: ۴

² الطلاق: ۱۰، ۱۱

³ ابن منظور، لسان العرب، ج ۳، تحقیق عامر احمد حیدر، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۲۰۰۵ء، ۵۳۳

⁴ قرطبی، الجامع الاحکام القرآن، ج ۸، تحقیق: عبدالرزاق المہدی، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ندارد سن ۸۷

⁵ علامہ مصطفوی، التحقیق فی کلمات القرآن الکریم، ج ۸، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۲۰۰۹ء، ۱۶۶

⁶ مولوی فیروز الدین، فیروز اللغات، لاہور، فیروز سنز، ۲۰۲۱ء، ۱۳۲۲

⁷ The New Oxford Illustrated dictionary, Oxford University Bay Books, Sunday, 1978, 1602

⁸ الحجرات: ۱۳

- ⁹ الصف: ۹، التوبة: ۳۳
- ¹⁰ اقبال، ڈاکٹر محمد عامر، اسلامی معاشرے کی تشکیل میں رموز بے خودی کے عناصر: تحقیقی مطالعہ، معیار، اسلام آباد
- ¹¹ تجرید اللہ البالغہ، خلافت کا بیان، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
- ¹² چوہان، شازیہ، معاشرتی اصلاح کا اسلوب اور دائرہ کار نصوص شریعہ کے تناظر میں، اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور
- <https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about>
- ¹³ Hussain, Dr. Manzoor, The Islamic Concept Of Society,
- <https://www.researchgate.net/publication/330564215>
- ¹⁴ مشکوٰۃ بحوالہ دارقطنی، باب الاعتصام بالکتاب والسنتہ، کنز العمال، ج ۱، ح ۹۸۱، ۹۸۲
- ¹⁵ مشکوٰۃ بحوالہ رزین، باب الاعتصام بالکتاب والسنتہ، کنز العمال، ج ۱
- ¹⁶ مشکوٰۃ بحوالہ مؤطا، باب الاعتصام بالکتاب والسنتہ، کنز العمال، ج ۱، ح ۸۷۷-۹۵۵-۱۰۰۱
- ¹⁷ بخاری، کتاب الحدود، ابواب نمبر ۱۱-۱۲
- ¹⁸ کتاب الخراج، امام ابو یوسف، ص ۱۱۶، المطبعت السلفیہ، مصر، طبع ثانی ۱۳۵۲ھ۔ مسند ابوداؤد الطیالسی، حدیث نمبر ۵۵، طبع دائرہ المعارف، حیدر آباد، ۱۳۳۱ھ،
- ¹⁹ تفسیر ابن کثیر، بحوالہ مسلم وابن ماجہ، ج ۴، ص ۲۱۷، مطبعہ مصطفیٰ محمد، مصر، ۱۹۳۷
- ²⁰ تفسیر ابن کثیر، بحوالہ طبرانی، ج ۴، ص ۲۱۷
- ²¹ بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب ۲۸۔
- ²² تفسیر روح المعانی، بحوالہ بمقی وابن مردویہ، ج ۲۶، ص ۱۸۳، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، مصر
- ²³ ابوداؤد، کتاب الدیات، باب ۱۱-نسائی، کتاب القسامہ، باب ۱۰، ۱۴
- ²⁴ بخاری، کتاب الاحکام، باب ۱، مسلم، کتاب الامارۃ، باب ۵
- ²⁵ بخاری، کتاب الاحکام، باب ۸۔ مسلم، کتاب الایمان، باب ۶۱، کتاب الامارۃ، باب ۵
- ²⁶ مسلم، کتاب الامارۃ، باب ۵
- ²⁷ کنز العمال، ج ۵، ح ۲۵۰۵
- ²⁸ کنز العمال، ج ۵، ح ۲۵۱۲
- ²⁹ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ موثقون من اهل الصحیح
- ³⁰ کنز العمال، ج ۵، ح ۲۵۷۷
- ³¹ کنز العمال: ج ۵، حدیث ۲۳۵۴
- ³² بخاری، کتاب الاحکام، باب ۴۔ مسلم، کتاب الامارۃ، باب ۸۔ ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب ۹۵ نسائی، کتاب البیعہ، باب ۳۳۔ ابن ماجہ، ابواب الجہاد، باب ۴۰
- ³³ مسلم، کتاب الامارۃ، باب ۸۔ ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب ۹۵، نسائی، کتاب البیعہ، باب ۳۳
- ³⁴ کنز العمال، ج ۵، حدیث ۲۳۳۰

³⁵ کنز العمال، ج ۵، ح ۲۵۸۷

<https://nooremarfat.com/index.php/Noor-e->

³⁶ زمان، فخر، تشکیل اسلامی معاشرہ کی بنیاد،

marfat/article/view/98/54

³⁷ مسلم، کتاب الایمان، باب ۲۰۔ ترمذی، ابواب الفتن، باب ۱۲۔ ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب ۱۷۔ ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب ۲۰

³⁸ مسلم، کتاب الایمان، باب ۲۰

References

1. Alteen: 4
2. Al-Talaq: 10, 11.
3. Ibn Manzoor, Lisan al Arab, vol: 3, Tahqeeq Amir Ahmed Haider, Beirut, Darul Kutub al Ilmiya, 2005, 533.
4. Qurtubi, Al Jamia al Ahkam al Quran, vol: 8, Tahqeeq: Abdul Razaque al Mehdi, Queeta, Maktaba Rasheedia, Nidard 87.
5. Alama Mustafvi, Tahqeeq Fi Kalimat al Quran al Kareem, Vol: 8, Beirut, Darul Kutub Ilmiya, 2009, 166.
6. Molvi Feroz-u-Din, Feroz-ul-Lughat, Feroz Sons, 2021, 1322.
7. The New Oxford Illustrated dictionary, Oxford University Bay Books, Sunday, 1978, 1602.
8. Al-Hujarat: 13.
9. Al-Saaf: 9, Al-Taubah: 33.
10. Iqbal, Dr. Muhammad Amir, Islami Muashree Ki Tashkeel main Ramooz Bekhudi Kee Anasir, Tahqeeqi Mutalia, Mayar, Islamabad.
11. Hujatullah al Baligha, Khilafat Ka Bayan, Hazrat Shah Waliullah Muhadis Dehlvi.
12. Chohan, Shazia, Muasharti Islah Ka Asloob aur Dairakar Nassos Sharia Ke Tanazir Main, Islamiya University Bahawalpur.
13. Hussain, Dr. Manzoor, The Islamic Concept of Society, <https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about>
14. Muskhawat, Hawala Daruqtani, Bab Al-Aitsam Bilkitab Wa Alsunnat, Kanzul Imaan, Vol: 1, 981, 982.
15. Muskhawat, Hawala Razeen, Bab Al-Aitsam Bilkitab Wa Alsunnat, Kanzul Imaan, Vol: 1.
16. Muskhawat, Hawala Moouta, Bab Al-Aitsam Bilkitab Wa Alsunnat, Kanzul Imaan, Vol: 1, 877, 955, 1001.
17. Bukhari, Kitab Al-Hudood, Abwab No. 11, 12.
18. Kitab Al-Khiraj, Imam Abu Yousuf, p. 116, Al-Matabai Al-Salfiya, Egypt, Taba Sani 1352.
19. Tafseer Ibn-e-Kathir, Hawala Muslim wa Ibn-e-Majah, Vol: 4, p. 217, Matbat Mustafa Muhammad, Egypt, 1937.
20. Tafseer Ibn-e-Kathir, Hawala Tibrani, Vol: 4, p. 217.
21. Bukhari, Kitab Al-Salawat, Bab 28.
22. Tafseer Rooh Al Muani, Hawala Bihaqi wa Ibn Mardoya, Vol: 26, p. 184, Egypt.
23. Abu Dauood, Kitab Al Diyat, Bab 11, Nisai, Kitab Al Qisama, Bab 10, 14.
24. Bukhari, Kitab Al Ahkam, Bab 1, Muslim, Kitab Al Imarat, Bab 5.
25. Bukhari, Kitab Al Ahkam, Bab 8.
26. Muslim, Kitab Al Imarat, Bab 5.
27. Kanzul Amaal, Vol: 5, 2505.
28. Kanzul Amaal, Vol: 5, 2512.

29. Al Tibrani Fi al Wast Warjala Mousqoon Min Ahlal Saheeh.
30. Kanzul Amaal, Vol: 5, 2577.
31. Kanzul Amaal, Vol: 5, 2354.
32. Bukhari, Kitab Al Ahkam, Bab 1, Muslim, Kitab Al Imarat, Bab 8.
33. Muslim, Kitab Al Imarat, Bab 8, Abu Dauood, Kitab Al Jihad, Bab 95.
34. Kanzul Amaal, Vol: 5, 2330.
35. Kanzul Amaal, Vol: 5, 2587.
36. Zaman, Fakhir, Tashkeel Islami Muashra Ki Bunyad,
<https://nooremarfat.com/index.php/Noor-e-marfat/article/view/98/54>
37. Muslim, Kitab Al Imaan, Bab 20, Trimizi, Abwab Al Fitan, Bab 12.
38. Muslim, Kitab Al Imaan, Bab 20.